⊙ محمد شہزاد اختر بیگ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چشتیاں

⊙⊙ ڈاکٹر محمد رمضان

الجنت ولاز، 13/G روڈ، چشتیاں

رشید حسن خان بہ حیثیت مدوّن

Abstract:

Rasheed Hassan Khan is a well-known figure in the field of research and editing. He has been regarded as an important & authentic critic in modern editing. He not only worked upon research and compilation of old texts, but also tried to determine principles and standards of modern research and editing. Compilation of Urdu text in India was started in the earlier of 20th century. Molvi Abdul-Haq, Hafiz Mehmood Sheerani, Professor Naseer-ul-Din Hashmi, Molana Imtiaz Ali Arshi, laid foundation of this meritorious tradition of editing. Rasheed Hassan Khan was influenced of the above mentioned researchers and editors and was attached to their tradition. He was excelled in scientific principles of textual criticism as well as in pronunciation and orthography. The main feature of his compilation is the way it has been punctuated. He was also expert in editing of classical Urdu texts. In this research paper, his qualities as an editor have been presented.

Keywords:

Researcher Rasheed Hassan Editing Compiling Literary Research

حقائق کی بازیافت تحقیق کا مقصد ہے۔ پچھلی رُبع صدی کے دوران ادبی تحقیق اور تحقیقی انتقادیات کے سلسلے میں چند اہم نام اُبھر کر سامنے آیے ہیں۔ ان میں رشید حسن خان کا نام بہ وجوہ بہت نمایاں اور ممتاز ہے۔ دنیا کا ہر شخص کسی نہ کسی روایت کی کوکھ سے جنم لیتا ہے، لیکن روایت کے ساتھ ہر شخص کا تعلق ایک سا نہیں ہوتا۔ بے شمار لوگ تو وہ ہیں جو اپنی

روایت سے بے خبر اور بے گانے رہتے ہیں۔ وہ لوگ روایت کے ساتھ رشتہ برقرار رکھتے ہیں، جن کی شخصیت میں روایت کا امتزاج عقلی اور جذباتی، دونوں سطحوں پر ہوتا ہے۔ گویا اُن کے ہاں روایت کا عرفان اور احترام بھی ہوتا ہے اور اس کی توسیع اور بقا کا جذبہ بھی۔ جب تذکرہ رشید حسن خان کا ہو تو اس معاملے میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ رشید حسن خان کا شمار اُن لوگوں میں ہے جو ہماری قدیم ادبی روایات کے امین ہیں۔ روایت کی یہ امانت ان تک اور ان کے ساتھ ان کے کئی دوسرے ہم عصروں تک حافظ محمود شیرانی، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور مولانا امتیاز علی خاں عرشی کے سلسلے سے پہنچی ہے۔

تحقیق و تدوین کے میدان میں رشید حسن خان کا نام کسی تحسین و ستائش کا محتاج نہیں ہے۔ ان کا شمار اُردو کے جدید مدوّنین میں ایک اہم اور معتبر نام کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ انہوں نے قدیم متون کی ترتیب و تحقیق ہی کا کام نہیں کیا بلکہ جدید تحقیق و تدوین کے آداب و اُصول اور معیار کو بھی متعیّن کرنے کی کوشش کی۔ ہندوستان میں اُردو ادب کی تدوین کا باقاعدہ آغاز بیسویں صدی کے شروع میں ہوا۔ مولوی عبدالحق، حافظ محمود شیرانی، پروفیسر نصیر الدّین ہاشمی، پروفیسر محی الدّین زور اور مولانا امتیاز علی خاں عرشی جیسے اصحاب نے اس شاندار تدوینی روایت کی بنیاد ڈالی۔ رشید حسن خان بھی مذکورہ بالا محققین و مدوّنین سے متاثر تھے اور انہی کی روایت سے وابستہ تھے۔ اس حوالے سے ان کا ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے:

> ''میں نے تحقیق کے اُصول اور آداب سیکھے، حافظ محمود خاں شیرانی کی تحریروں سے۔ اس کے بعد قاضی عبدالودود اور ڈاکٹر عبدالستار صدیقی سے استفادہ کیا اور سب سے آخر میں مولانا عرشی مرحوم سے فیض پایا لیکن سب سے پہلے تحقیق کی طرف متوجہ کیا نیاز فتح پوری کی تحریروں نے۔ ان تحریروں نے تحقیق کی ضرورت کا احساس دلایا اور اس کی اہمیت سے آشنا کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس ذہنی کشمکش سے دوچار کیا جو مکمل تسکین اور کامل یقین کا مطالبہ کرتی ہے اور اس تشکیک سے ذہن کو آشنا کیا جو تحقیق کی بنیاد بنی ہے۔''(۱)

مذکورہ بالا محققین سے استفادے اور مداحی کے باوجود، خان صاحب ان محققین کے تسامحات سے صرفِ نظر نہیں کرتے بلکہ ان کی گرفت بھی کرتے ہیں۔ دیوانِ غالب نسخہء عرشی میں ان غزلوں کی شمولیت کے ضمن میں، جو عرشی کو کسی بیاض سے ملی تھیں۔ رشید حسن خان کی رائے ہے:

> ''ان غزلوں کو محض ان مجہول بیاضوں میں اندراج کی بنا پر شاملِ دیوان ہونا ہی نہیں چاہیے تھا۔''(۲)

اس سے واضح ہے کہ رشید حسن خان نے تدوین کی روایت سے بھرپور استفادہ ہی نہیں کیا بلکہ اپنی تحقیقی اور تنقیدی بصیرت سے اس روایت کے کھرے کھوٹے عناصر کی نشاندہی بھی کی اور صحت مند عناصر کو اپناتے ہوئے اس روایت کو اپنے امتیازات کے ساتھ آگے بڑھایا۔ رشید حسن خان نے تدوین کو دوحصّوں میں تقسیم کیا، یعنی تحقیق اور تدوین، پھر انہی پر توجہ مرکوز رکھی۔ ڈاکٹر اسلم پرویز کے نام ایک مکتوب میں رقم طراز ہیں:

> ''تدوین میں متن کے نفسِ مضمون، متن کے مصنّف اور اُس کے عہد سے متعلق اہم تاریخی نکات بروئے کار لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میرے بھائی! یہ تحقیق کا عمل ہے، تدوین کا نہیں۔ تدوین تو صرف متن کے متعلقات کی نشاندہی ہے، ہاں چونکہ یوں واقعات کا تعیّن، تحقیق کے اُصولوں

کے تحت کیا جائے گا۔اسی لئے اچھی تدوین کے دو حصّے ہوتے ہیں۔تحقیقی حصّہ جو چھوٹا ہوتا ہے۔
تصحیح متن، جو اصل مقصودِ تدوین ہے اور جو مقصود بالذّات ہوتا ہے۔''(۳)

مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ رشید حسن خاں کے نزدیک تحقیق اور تدوین الگ الگ فنون ہیں۔وہ تحقیق اور تنقید کو بھی بنیادی طور پر دو مختلف موضوع مانتے ہیں۔ ہر چند تحقیق و تدوین کی حدود کہیں، کہیں ضرور مل جاتی ہیں اور عام لوگ تحقیق کو تدوین کا جُزو سمجھتے ہیں، جو درست نہیں۔صورتحال اس سے بالکل مختلف ہے۔یعنی تدوین کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ آدابِ تحقیق سے گہری واقفیت رکھتا ہو۔تحقیق کا آدمی، متن کی معیاری تدوین بھی کر سکے، یہ ضروری نہیں۔تحقیق و تدوین کے اسی امتیاز پر ڈاکٹر اسلم پرویز، رشید حسن خان کے بارے میں رائے دیتے ہیں:

''تحقیق اور متنی تنقید، رشید حسن کے دو میدان ہیں۔اُنہوں نے نہ صرف اعلیٰ پایے کی تحقیق اور تنقید کے نمونے، ہمارے سامنے پیش کیے ہیں بلکہ تحقیق اور متنی تنقید کے اصول وضوابط پر کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔اس طرح وہ تحقیق اور عملی تنقید دونوں کے مردِ میدان ہیں۔ان کے تحقیقی عمل میں تضاد ڈھونڈنا بہت مشکل ہیاور یہی دراصل کسی شعبہ علم میں خصوصی مہارت کے صحیح معنی ہیں۔''(۴)

رشید حسن خان کے مدوّن متون کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ متعلقاتِ متن کی تحقیق (مقدمہ) ۲۔ ترتیب و تصحیح متن
۳۔ توضیحِ متن

یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ متعلقاتِ متن کی تحقیق میں رشید حسن خان نے قاضی عبدالودود کی پیروی کی اور قطعی رویّہ اختیار کیا۔مکتبہء جامع، دہلی نے معیاری سیریز شروع کی۔جس کے تحت قدیم ادب کی کتب، صحت متن اور ضروری فرہنگ کے ساتھ شائع کیں۔ان کی قیمت کم رکھنے کے لیے متعلقاتِ متن (مقدمات) کو طُول نہیں دیا۔رشید حسن خان نے اس سلسلے میں ذیل کی کتابیں مدوّن کیں:

۱۔باغ و بہار ۲۔سحر البیان ۳۔گلزارِ نسیم ۴۔انتخاب ناسخ ۵۔موازنہء انیس و دبیر
۶۔حیاتِ سعدی ۷۔انتخاب مضامینِ شبلی ۸۔دیوانِ درد ۹۔مقدمہ شعر و شاعری

ان کتابوں میں انتخابِ ناسخ اور باغ و بہار اہم ہیں۔معیاری سیریز میں انتخابِ ناسخ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں تقریباً سوا سو صفحات کا مقدمہ ہے۔عام طور سے اس سیریز میں دو چار صفحات کا مقدمہ ہی ہوتا ہے۔اس مقدنے کے حوالے سے گیان چند تبصرہ کرتے ہیں:

''اس مقدمے کے کئی پہلو قابلِ ذکر ہیں۔جن میں اہم ترین یہ ہے کہ خان صاحب نے اس غلط فہمی کا ازالہ کیا کہ ناسخ نے اصلاح زبان کے ضابطے بنائے۔انہوں نے کئی اقتباسات سے ثابت کیا کہ یہ ضابطے ناسخ کے بعد اُن کے شاگردوں نے بنائے تھے۔مقدمے کا اتنا ہی حصّہ ناسخ کے رنگِ سُخن کا تعیّن ہے۔اس میں رشید حسن خان، ایک کامیاب نقاد کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔''(۵)

فسانہ عجائب کی تدوین کرتے ہوئے بھی رشید حسن خان نے ۱۴۱ صفحات کا مقدمہ تحریر کیا ہے۔ ان کے مطابق مصنف کی مفصّل سوانح کی تشکیل، داستان کے ماخذ کی نشاندہی اور اس کا تنقیدی جائزہ، تدوین متن میں داخل نہیں۔ سوانح یا ماخذ کو مختصر اً دیا جاسکتا ہے۔ مدوّن کو محض متعلقاتِ متن پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ تصنیفی اعتبار سے باغ و بہار، فسانہ عجائب پر مقدم ہے۔ رشید حسن خان نے ۱۹۹۱ء میں مکتبہ جامع کی معیاری سیریز کے لئے باغ و بہار کو بھی مرتب کیا۔ تب ہی سے ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اس کتاب کو مکمل طریقے سے مدوّن کیا جائے۔ باغ و بہار کے طویل مقدمے میں بھی رشید حسن خان تدوین ہی کی حدود کا تعیّن کرتے ہیں جس طرح فسانہ عجائب کے مقدمے میں کیا تھا اور اس سے اتفاق کرنا ہوگا۔ اس میں اُنھوں نے زور دیا ہے کہ متن کو منشائے مصنف کے مطابق پیش کیا جائے۔ میر امن نے دلّی کی بول چال کا روزمرّہ لکھا ہے۔ جس میں بار ہا، نامانوس روپ آ گئے۔ بیشتر کے مرتبین نے انہیں سہوِ طباعت سمجھ کر بدل دیا لیکن رشید حسن خان نے میر امن کے ہاتھ کی لکھی گنجِ خوبی دیکھی۔ ہندی مینول کے مطبوعہ اوراق، بقیہ حصے پر مشتمل مخطوطہ، گل کرسٹ کا نظام اوقاف، ان سب کی مدد سے وہ میر امن کے سویدائے دل میں اتر گئے ہیں۔ اس مقدمے میں وہ میر امن کی سوانح کے غیر مستند بیانات کو رد کر کے مختصر لیکن باوثوق حالات کی بازیافت کرتے ہیں۔ فسانہ عجائب میں تدوین کے لئے جو اُصول وضع کیے گئے، خان صاحب نے ان پر پوری طرح عمل بھی کیا ہے۔ انہوں نے اپنے قائم کردہ اُصولوں کی خلاف ورزی کبھی نہیں کی بلکہ موصوف نے اپنی تمام تر توجہی اور اکتسابی صلاحیتیں یہاں صرف کر دی ہیں اور ساری عمر کے مطالعے اور معلومات کا عطر، ان کتابوں کے حواشی میں کشید کر کے رکھ دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں، خان صاحب کے سلجھے ہوئے تحقیقی مزاج نے ان کی تدوینات کو ترتیب، توازن اور سلیقہ عطا کیا۔ ان امتیازی خصوصیات کی بنا پر خان صاحب معاصر مدونین میں ممتاز رہے۔ ان کی تدوینات بے حد وسیع مطالعے، محنت، مزاجی مناسبت، فنی بصیرت اور تدوینی سلیقے کی ترجمان ہیں۔

مقدمات کے بعد، ترتیب و تصحیحِ متن کے مرحلے پر بھی رشید حسن خان نے کمال طریقے سے، اس خشک موضوع کو معلوماتی تنوع سے دلچسپ بنانے اور عملی نمونوں سے اس کی گہرائی و گیرائی سے، قدر و قیمت کا تعیّن کر کے اسے تحقیق و تنقید کی بنیاد ثابت کیا۔ متن کی معیاری پیش کش کے لیے انہوں نے درج ذیل امور کا خاص خیال رکھا۔

۱۔ بنیادی اور مستند مآخذات کا حصول:

خان صاحب اپنی تمام تر تدوینات کے لئے سہل الحصول نسخوں کے بجائے قدیم، معتبر، اہم خطی اور مطبوعہ نسخوں سے کام لیا، غیر اہم نسخوں کو اہمیت نہیں دی۔ فسانہ عجائب کے مقدمے میں رشید حسن خان رقم طراز ہیں:

> ''اب تک اس کتاب کے کسی ایسے خطی نسخے کا پتہ نہیں چل سکا جو مکمل کتاب پر حاوی ہو، عہدِ مصنف کا مکتوبہ ہو اور اس سے متن کی صحیح ترتیب میں مدد لی جا سکے۔''(۶)

رشید حسن خان نے مقدمے میں قلمی اور مطبوعہ نسخوں کی تفصیل بھی دی ہے۔ انہوں نے بعض دستیاب نسخوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

> ''پھر یہ بات بھی ہے کہ یہ نسخے میرے دائرہ کار سے قریبی نسبت بھی نہیں رکھتے۔ میرا اصل مقصد تو اس متن کو، اس صورت میں پیش کرنا ہے، جسے آخری بار مصنف نے پیش کیا تھا اور اس میں ان نسخوں کے مباحث کے شمول کی گنجائش ہے، نہ ضرورت۔''(۷)

ثانوی ماخذات:

رشید حسن خان نے بنیادی ماخذات کی طرح جملہ اہم اور قدیم ترین ثانوی ماخذات، بیانات کو بھی آدابِ تحقیق کے طور پر قبول کر کے پیش کیا۔ ڈاکٹر گیان چند کے مطابق:

> ''زبان اور قواعد کے مضامین میں جن قدیم کتب اور رسالوں کیحوالے اور اقتباسات دیے ہیں، ان میں سے بعض کا، ہم نام لیا کرتے ہیں، انہیں دیکھتے نہیں، دوسری طرف متعدد ایسے ماخذات ہیں، جن کو ہم نے، کم از کم میں نے نہیں دیکھا۔ اُردو کے کلاسیکی دفینے پر ایسی نظر، اس دور میں شاید ہی کسی دوسرے شخص کی ہو۔''(۸)

بلاشبہ رشید حسن خان نے قدیم اور مستند ماخذات کا استعمال کیا۔ مدعا ثابت کرنے کے لئے داخلی و خارجی شہادتیں پیش کیں اور مختلف تاریخی غلطیوں کی داخلی و خارجی شہادتوں سے نشاندہی کی۔ ادھوری معلومات کی صورت میں قطعی رائے سے گریز کیا اور موجود، ممکنہ معلومات کی فراہمی کو یقینی بنایا۔ روایات میں ہونے والی معمولی سے معمولی تبدیلیوں کی مکمل نشاندہی کی حوالے کی ضرورت اور صحت کا خاص طور پر التزام کیا۔

تحقیق و تاریخِ متن:

تحقیق و تاریخِ متن، تدوین کا اہم جزو ہے۔ اس کے تحت متن اور متعلقاتِ متن سے متعلق جملہ مباحث کا تاریخی و تحقیقی جائزہ شامل ہوتا ہے۔ رشید حسن خان نے اپنی تدوینات میں، متن کی ہیئت، حدود کا تعیّن، عنوانات، حذف، اضافہ، الحاق، سرقہ، روایاتِ متن، متن کے ماخذات جیسے امور کا خاص طور پر خیال رکھا۔

تصحیح و ترتیبِ متن:

تصحیح و ترتیبِ متن کے لئے املا اور تلفظ پر عبور ضروری ہے۔ ان موضوعات پر خان صاحب کو غیر معمولی دسترس تھی۔ زبان کے تاریخی ارتقا اور اس کی عہد بہ عہد تبدیلیوں پر ان کی گہری نظر تھی۔ بقول جاوید رحمانی:

> ''رشید حسن خان کو اردو املا سے خاص شغف تھا۔ ہمارے زمانے میں جن لوگوں نے املا کے مسائل پر مسلسل لکھا ہے، ان میں رشید حسن خان کا نام سرِ فہرست ہے۔ ان کی کتابیں 'اُردو املا' زبان اور قواعد' اور اردو کیسے لکھیں' وغیرہ، اردو املا کی معیار بندی میں بے حد اہم کردار ادا کرتی ہیں۔''(۹)

یہی وجہ ہے رشید حسن خان نے ہر عہد کے روشِ املا اور مروّج تلفظ کو پیشِ نظر رکھا نیز مصنف کیا ختارات کا تعیّن، جس دیدہ ریزی اور فنّی بصیرت سے کیا، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ ان تمام امور کو منشائے مصنف کے مطابق کرنے کے لئے رشید حسن خان نے تقابلی نسخوں سے کام لیا اور کسی ایک نسخے کے متن پر اکتفا کرنے کی بجائے موزوں ترین صورت کا انتخاب

کیا۔رشید حسن خان نے منتخب نسخوں کے تقابل سے تصحیح و ترتیب متن کے بعد جملہ اختلافات اور ترجیح متن کے قرینوں کو ضمیمہ ءتشریحات میں پیش کیا۔اس طرح نہ صرف متن کی مربّع اور غیر مربّع دونوں صورتیں سامنے آگئیں بلکہ مدوّن کی خصوصی مہارت، درست متن کے تعیّن میں رہنمائی بھی کرتی ہیں۔

متن کی پیش کش:

متن کو منشائے مصنف کے مطابق ڈھالنے کے لئے کمال عرق ریزی سے کام لیا۔ایک ایک لفظ کی حرکات کے تعیّن میں کمال تحقیق کا مظاہرہ کیا۔انہوں نے جس طرح اہل زبان کی اسناد کے ساتھ محلِ استعمال کی مطابقت سے حرکات کا تعیّن کیا،اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔فسانہ عجائب کے بارے میں ڈاکٹر ٹی۔آر رینا کی صائب رائے ملاحظہ ہو:

> ''فسانہ عجائب کے بارے میں عام رائے یہ ہے کہ اس کی زبان دقیق اور الفاظ ثقیل ہیں لیکن جو ایک بار اسے (مرتبہ رشید حسن خان) اچھی طرح پڑھ لیتا ہے۔اس کے لیے ادب کی کوئی بھی کتاب پڑھنا مشکل نہیں رہ جاتی۔''(۱۰)

یہ تو صرف ایک مدونہ نثر کی مثال ہے۔تمام تدوینات، رشید حسن خان کی محنت شاقہ کی مظہر ہیں۔تدوین کے ہر مرحلے پر انہوں نے بے حد وسیع مطالعے، محنت اور دیدہ ریزی کا ثبوت دیا ہے۔اردو تدوین کی روایت میں یہ کارنامے، معیاری نمونہ ہیں اور ان کی یادگار رہیں۔ان کی تدوینی خدمات کے حوالے سے چند مشاہیر ادب کی آراء ملاحظہ ہوں:

۱۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی:

> ''رشید حسن خان ایک بے بدل عالم اور محقق تھے۔ان کی علمیت، ژرف نگاہی اور اجتہادی بصیرت، برسوں کی محنت، ریاضت، یکسوئی، علمی انہاک اور شغف کا نتیجہ تھا۔تدوین میں اُنہوں نے حافظ شیرانی کو ''معلّم اوّل'' قرار دیا اور تدوین میں خود کو عرشی صاحب کا ''تلمذ معنوی'' سمجھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ
>
> ؎ طبعِ حسرت نے اُٹھایا ہے ہر اُستاد سے فیض''(۱۱)

۲۔ ڈاکٹر خلیق انجم:

> ''متنی تنقید پر میری تھوڑی بہت نظر ہے۔اس لئے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اردو میں رشید حسن خان کے پائے کا کوئی اور متنی نقاد ابھی پیدا نہیں ہو۔خان صاحب کو متنی تنقید کے سائنٹفک طریقوں پر قدرت حاصل ہے۔وہ املا اور تلفظ کے ماہر ہیں۔اسی لئے وہ متن کا جس طرح تنقیدی ایڈیشن تیار کرتے ہیں، وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔''(۱۲)

۳۔ ڈاکٹر گیان چند جین:

> ''رشید حسن خان کا کام کسی سے کم معیار کا نہیں۔اگر وہ کسی یونیورسٹی میں پروفیسر ہوتے، یورپ، امریکہ کی سیر کیے ہوتے۔عظیم الشان جلسوں میں صدر یا وزیر اعظم سے رسم اجرا کراتے، تب ان

کارناموں کو عظیم الشان قرار دیا جاتا۔ حضرت امیر حمزہ نے ''طلسم ہوش ربا'' فتح کیا تھا، تدوین کے ہفت خواں میں رشید حسن خان کی تسخیر اس سے کم نہیں۔ اگر تدوین کوئی ملّت ہوتی۔ تو یہ کتابیں (فسانہ عجائب اور باغ و بہار) اس کے دو مقدس صحیفے قرار پاتے اور ان کا مدوّن، ان کا نبی، لیکن میں انیس ع پیغمبرِ تدوین کہنے پر قانع نہیں، انہیں خدائے تدوین کہوں گا، گو اس پر کتنے زعما چیں بہ چیں ہوں۔'' **(۱۳)**

حوالہ جات

۱۔ رشید حسن خان، ادبی تحقیق۔ مسائل اور تجزیہ، (لاہور، الفیصل پبلشرز، ۱۹۸۹ء)، ص۱۰۸

۲۔ ادبی تحقیق۔ مسائل اور تجزیہ، ص۶۴

۳۔ ٹی۔آر۔رینا، رشید حسن خان کے خطوط، (دہلی: اردو بک ریویو، ۲۰۱۱ء)، مرتبہ، ص۱۸۱

۴۔ شمیم طارق، رشید حسن خان بحیثیت محقق و مدوّن، مشمولہ: تخلیقی ادب، (اسلام آباد: نمل یونیورسٹی، جون ۲۰۱۱ء)، شمارہ نمبر ۸، ص۲۵۹

۵۔ گیان چند جین، خدائے تدوین، مشمولہ: اردو دنیا، (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اردو، اپریل ۲۰۰۶ء)، ص۲۵

۶۔ رشید حسن خان، فسانہ عجائب (دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۲۰۰۲ء)، مرتبہ، ص۷۶

۷۔ فسانہ عجائب، ص۶۷

۸۔ رشید حسن خان کے خطوط، ص۷۲

۹۔ جاوید رحمانی، رشید حسن خان۔ کچھ یادیں، کچھ جائزے، مشمولہ: اخبارِ اردو، (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، جولائی ۲۰۰۸ء)، ص۴۰

۰۱۔ رشید حسن خان کے خطوط، ص۷۵

۱۱۔ رفیع الدّین ہاشمی، رشید حسن خان۔ جہانِ تحقیق کا آفتاب، مشمولہ: اخبـــارِ اردو، (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، اپریل، ۲۰۱۰ء)، ص۸۱

۲۱۔ خلیق انجم، پیش لفظ: مثنویاتِ شوق، (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۹۹ء)، مرتبہ: رشید حسن خان، ص ب

۳۱۔ خدائے تدوین، مشمولہ: اردو دنیا، ص۳۰